محمد یوسف کوکن عمری

رسالہ "سوال و جواب عیسوی و محمدی"
(تلخیص)

[انجمن ترقی اردو پاکستان کی مرتبہ "قاموس الکتب اردو" (جلد اوّل) [کراچی (۱۹۶۱ء)] میں "ردِ مناظرہ نصاریٰ" کے زیرِ عنوان ۱۷۶ کتابوں اور کتابچوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک "رسالہ سوال و جواب عیسوی و محمدی" ہے جس کا چار مختلف ناموں کے ساتھ مکرّر اندراج ہوا ہے۔ ایک اندراج (نمبر۸۰۸۷) میں اسے عبدالغفار بیگ کی تالیف قرار دیا گیا ہے۔ باقی تین اندراجات میں اسے "محمد ہادی" کی جانب منسوب کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ اندراج نمبر۸۱۸۹ کے مطابق ۱۲۴۲ھ میں مشن پریس لدھیانہ سے شائع ہوا ہے۔[1]

جنوبی ہند کے معروف عالم اور محقّق مرحوم محمد یوسف کوکن عمری کو اس رسالے کا ایک نسخہ ہاتھ آیا تھا۔ انہوں نے اس کی حسب ذیل کتابیاتی تفصیلات دی ہیں۔[2]

> --- مطبوعہ رسالہ --- کے کل ۷۴ صفحات ہیں اور ہر ایک صفحہ پر ۱۳ سطریں ہیں۔ اس رسالہ کا کوئی خاص نام نہیں ہے۔ سرورق پر یہ عبارت ہے۔ "یہ رسالہ بیان میں سوالات گنڈون عیسوی اور جوابات محمد ہادی محمدی کے اور اس عیسوی کے مسلمان ہونے میں ہے۔ واسطے معلوم ہونے مسلمان بھائیوں کے سن بارہ سے بیالیس ہجری نبوی میں لکھا گیا۔

یہ رسالہ جو نایاب ہے، مسلم- مسیحی مناظراتی ادب سے دلچسپی رکھنے والوں میں خاصا مقبول رہا ہے۔ اس کا فارسی ترجمہ محمد بن حسن القریشی نے ۸ صفر ۱۲۶۳ھ کو "مولانا و مخدومنا حضرت شیخ احمد ملکیاروالہ" کے ایماء پر مکمل کیا تھا۔ فارسی ترجمہ کبھی زیورِ طباعت سے آراستہ نہیں ہوا۔ نسخہ بخط مؤلف شکستہ آمیز نستعلیق میں کتابت ہوا ہے۔ اس کا آخری حصے اور ترقیمہ کا عکس آئندہ صفحے پر دیا جاتا ہے۔ راقم الحروف کو یہ نسخہ ہری پور (ہزارہ) سے دستیاب ہوا تھا مگر مترجم محمد بن حسن القریشی اور حضرت شیخ احمد ملکیاروالہ کے احوال و آثار کے بارے میں ابھی تک کوئی اطلاعات دستیاب نہیں ہوئیں۔

مرحوم محمد یوسف کوکن عمری کو جو مطبوعہ نسخہ حاصل ہوا تھا، اس کے سرورق پر ایک کونے میں "ایں رسالہ قاضی الملک قاضی الاسلام مرحوم" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ اس سے انہوں نے یہ نتیجہ اخذ

ہا ہم تمام فصحای عرب جمع شدہ و باوجود کوشش بسیار یک خورد از جزو آیت را مقابل ساختن نتوانستند
آخر عاجز شدہ از ینکو بین سبب ما قرآن مجید را معجزہ میگوییم واگر شما را شک باشد پس ہمان فصحای عربستان از قوم
یہود وغیرہ جز یک آیت قرآن در بیان وفصاحت مقابل قطع نظر از فصیح شدن از و یک فقرہ بنویسانید
تا بر دعوی شما دلیل تمام گردد الغرض او جز رد نتوانست کرد عیسوی گفت چہ باشد اینکہ انجیل را ہر یک قوم میکرد
و می بیند و میخواند ما آنہا را جز نمیگوییم بلکہ بہ انکار میدہیم لیکن شما قرآن خود را بدست خود بلکہ نزدیک شدن آن کوشش کردن
نمیدہید محمدی گفت سبب اینہا این است کہ ہر یک اہل کتاب تعظیم وتکریم کتاب خود ہست بخلاف شما کہ
شما عیسویان را تعظیم کتاب خود را حقیر داشتہ وقت جا ضرور با ویلید دور میکنید پس آنکسان
کہ کتاب خود را تعظیم نکنند پس کتابہای دیگران را چہ تعظیم وتکریم خواہند کرد وآنانکہ کتاب خود را تحقیر میکنند
پس آنہا کافر مردود شدند یا از بدترست چنین کس کہ چطور قرآن مقدس را دادہ گردد از ین سبب ما او را بدست
مس کردن نمیدہیم عیسوی در اندک دیر تأمل کردہ گفت سبحان اللہ بنزد شما نہ اہانت کدام نبی بوند
تحقیر کدام کتاب یافتہ میشود وسخنان شما حق ہست و از قلیف انکہ بیان او مسیح دیدہ بعد آن
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبب آنکہ ما را دین او تلقین کنید من امروز توبہ میکنم وبر دین ہست علی محمد
باز ایم شما گواہ باشید انکہ او را کلمہ لا الہ الا اللہ [illegible] احکام وارکان مسلمانا آموختہ ونام او عبداللہ نہادہ شدہ بود تمام شد بتوفیق اللہ تعالی
فقیر محمد حسن العرشی ترجمہ او را بزبان فارسی تحفہ وتمام او بتاریخ ہشتم شہر شوال المکرم یکہزار ودوصد وبیست وچہار
ترجمہ وکتابت بتابیاسی فرمان واجب الاذعان حضرت مولینا ومحمد ومنا حضرت شیخ احمد ملکی ادام اللہ ظلال افادتہما
المستفیدین برحمتک یا ارحم الراحمین والرجا من الطالبین والناظرین الدعا ومن اللہ تعالی
والرحمۃ والمغفرۃ والغفران آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین فقط

رسالہ "سوال وجواب عیسوی ومحمدی" کے فارسی ترجمہ کا آخری حصہ

کیا کہ "رسالہ سوال و جواب عیسوی و محمدی" قاضی بدرالدولہ محمد صبغتہ اللہ (م ۱۸۶۳ء) کی مرتبہ ہے۔ اگر رسالے کے سرورق پر مذکور تحریر قاضی محمد صبغتہ اللہ کی ہے (جس کی تصدیق نہیں ہو سکی) تو اسے اُن کی تالیف سمجھنا چاہیے بصورت دیگر رسالہ سوال و جواب اُن بہت سی دوسری تحریروں کی طرح ایک تحریر ہے جس کا مصنف متعین نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم اس تحریر سے برصغیر میں مسیحی - مسلم روابط پر روشنی پڑتی ہے۔ بالخصوص اس حوالے سے کہ مسلمانوں نے مسیحی نظریہ و عمل کو کس نظر سے دیکھا۔

ذیل میں مرحوم محمد یوسف کوکن عمری کی پیش کردہ تلخیص نقل کی جاتی ہے۔ مدیر

حواشی

۱۔ دیکھیے: قاموس الکتب اردو، جلد اوّل، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان (۱۹۶۱ء)، ص ۸۱۲-۸۲۲

۲۔ محمد یوسف کوکن، خانوادہ قاضی بدرالدولہ، جلد اوّل، مدراس: دارالتصنیف (۱۹۶۳ء)]

واقعہ یہ ہوا تھا کہ ایک امیر کے گھر دعوت تھی جس میں گڈون نامی ایک عیسائی بھی شریک ہوا۔ چونکہ لوگ اس وقت کھانا کھا رہے تھے اس لیے صاحب خانہ نے اس عیسائی کو لے جا کر علیحدہ ایک کمرے میں بٹھا دیا۔ جب سب لوگ کھانا کھا چکے تو اس عیسائی کے لیے سفرہ چنا گیا اور اس سے کھانے کی درخواست کی گئی۔ اس نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور کہا تم لوگوں نے مجھے کس لیے شریکِ محفل نہیں کیا؟ آخر ہم بھی تو ایک مقدس کتاب انجیل کے ماننے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں۔ پھر تم نے کیوں ہم سے اس طرح کا امتیازی برتاؤ اختیار کیا؟ حاضرینِ محفل نے اسے بہت کچھ سمجھایا اور کہا کہ تم کو الگ بٹھانے کا کوئی خاص مقصد نہیں ہے۔ پہلے تم کھانا کھا لو اس کے بعد اس پر بحث ہو گی۔ آخر بڑی منت سماجت کے بعد وہ کھانا کھانے پر آمادہ ہوا۔ کھانے کے بعد اس نے پھر یہی سوال کیا۔ لوگوں نے کہا سبب کچھ نہیں تھا، چونکہ لوگ کھا رہے تھے اس لیے تمہیں لے جا کر علیحدہ بٹھا دیا گیا تاکہ تمہیں رنج نہ ہو۔ عیسائی نے کہا کوئی سبب ضرور ہے۔ تم لوگ چھپاتے ہو۔ اس وقت حاضرین میں سے ایک شخص محمد ہادی آگے بڑھا اور کہا کہ ان باتوں کا سبب پوچھنا لاحاصل ہے اور تمہارا یہ دعویٰ کہ تم ایک مقدس دین کے پیرو ہو عبث تکلف ہے۔ تم کہاں اور یہ بات کہاں؟ اگر تم عیسیٰ کے امتی اور اس کتاب مقدس کے معتقد ہوتے تو حضرت عیسیٰ کا خلاف کیوں کرتے؟ ذرا کہو تو تمہاری کون سی بات حضرت مسیح کے کہے کے مطابق ہے؟ بلکہ تم تو حضرت مسیح کو بھی نہیں جانتے، اگر جانتے تو ایسا اعتقاد جو خدا کے حکم اور حضرت عیسیٰ مسیح کے فرمان کے خلاف ہے، نہیں کرتے اور یہ نہیں کہتے کہ حضرت مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ ہم کو تم سے دوری ہی بھلی۔ یہ سنتے ہی گڈون بہت خفا ہوا اور کہنے لگا۔ آخر ہم میں وہ کون سی بات ہے اور وہ کون سے اعمال پائے جاتے ہیں جن کی

وجہ سے ہماری دوری بھلی ہے۔ محمد ہادی کہنے لگا۔ یہ وقت تمہارے غصّہ کا ہے پھر [کذا] کوئی اور وقت یہ بحث ہوگی۔ اب تم اپنی دوسری باتیں کرو۔ گڈون نے کہا۔ یہ کیا بات ہے؟ جب تک ہم پر اپنی برائیاں ظاہر نہیں ہوں گی۔ میں ہر گز یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔ محمد ہادی نے کہا۔ ان باتوں کے کہنے سے کیا فائدہ؟ ہر شخص کو اپنا مذہب پیارا ہوتا ہے اور کون کس کی مانتا اور حق بات کا تابع ہوتا ہے۔ دیکھو تو کیسے کیسے نبی اور مرسل پیدا ہوئے اور کتنے معجزے دکھائے۔ اس وقت کس نے ان کو مانا جواب مانے گا۔ گڈون نے کہا۔ خوب اگر آپ کی مرضی یونہی ہے تو تمہارے پیغمبر کی پیغمبری اور ہماری بدروشی اور بدآئینی کتاب سے ثابت کردو۔ میں ابھی اپنے مذہب سے باز آجاؤں گا اور دین اسلام اختیار کرلوں گا۔ اگر اس اقرار سے بدلوں تو مجھے اپنے عیسیٰ کے گوشت اور خون کی قسم ہے۔ محمد ہادی نے کہا۔ اگر میں بھی اپنی مغلوبی کی صورت میں اپنے مذہب سے نہ پھروں تو مجھے بھی اپنے خالق کی وحدانیت کی سوگند ہے بشرطیکہ جہاں کی بات تہاں ہووے اور اپنے کلام کی ہر گز رعایت نہ کی جائے اور ہر ایک بات پر نظر انصاف رکھی جائے تاحق و باطل خوب معلوم ہووے اور راہ راست ملے۔

اس کے بعد گڈون نے دینِ اسلام اور پیغمبرِ اسلام پر ایک ایک کر کے اعتراضات شروع کیے۔ جن کا جواب محمد ہادی نے توریت اور انجیل سے دینا شروع کیا۔ ان جوابات کے پڑھنے سے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ محمد ہادی نے یہ دونوں کتابیں بہت غور سے پڑھی تھیں۔ محمد ہادی نے ان کتابوں کے حوالوں سے عقیدۂ تثلیث کی تردید کی اور واضح کر دیا کہ عیسائی جو بھی عقائد رکھتے ہیں وہ خود ان کی کتابوں سے ثابت نہیں ہوتے۔ آخر میں جب عیسائیوں کی بے دینی پر بحث ہونے لگی تو محمد ہادی نے کہا عیسائیوں میں ایمانداری اور دینداری کی شروط مطلق نہیں پائی جاتیں۔ نہ تو ان کے ہاں عقیدہ درست ہے اور نہ عدل و انصاف، نہ سخاوت و راست بازی ہے اور نہ طہارت و عبادت، پھر ان کی تشریح کرتے ہوئے کہا۔ خدا کو خدا ماننا اور نبی کو نبی تو یہ عقیدہ عیسائیوں کا نہیں ہے۔ ان کے اعتقاد سے تین خدا ثابت ہوتے ہیں۔ عدل و انصاف اس لیے نہیں کہ ان کی کمیٹی نے جو قانون بنا رکھا ہے اس کی رو سے عدالت والوں کا نفع ہوتا ہے اور مظلوموں کا نقصان۔ اگر کوئی فریاد لے کر عدالت یا سپریم کورٹ پہنچتا ہے تو اس کو کورٹ فیس اور دوسرے اخراجات ادا کرنے پڑتے ہیں۔ مظلوم کو اتنا دینا ہوتا ہے کہ بسا اوقات جتنا اس کا مطالبہ ہوتا ہے اس سے زیادہ اس کا خرچ ہو جاتا ہے۔ خود منصف غریبوں کا پیسہ مار کھاتے ہیں اور جب وہ ادا کر نہیں پاتے تو جیلوں میں ٹھونس کر انہیں دُرے لگواتے ہیں۔ قسم بخدا یہ عدالت نہیں ہے دغا بازی و غارت گری کی دوکان ہے۔ پھر کہا کہ سخاوت اس لیے نہیں ہے کہ سب عیسائی سرخ و سفید لباس کی تیاری پر بہت کچھ خرچ کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں مگر غریبوں کو ایک پیسہ دینا گوارا نہیں کرتے۔ جب کسی امیر یا غریب سے کوئی کام نکلنے کا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ عہدو پیمان کر لیتے ہیں اور جب غرض پوری ہو جاتی ہے تو اس سے آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔ طہارت

کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس کا تو عجیب حال ہے۔ کسی کو احتلام یا جنابت ہو جائے تو اس کے لیے غسل ضروری نہیں بلکہ پاخانے کے بعد آبدست بھی نہیں لیتے اور کہتے ہیں کہ بس کاغذ کافی ہے---آخر میں عبادت پر بحث کرتے ہوئے محمد ہادی نے کہا کہ عیسائی نماز روزے کو مخل اوقات اور قصور عقل کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ صرف ایک دن یعنی اتوار کو نماز مقرر کی ہے۔ مگر اس کے لیے بھی طہارت شرط نہیں ہے۔ جس حال میں بھی ہوں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ افسوس ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہو کر حیوانوں کی صفت اختیار کرتا ہے۔ نہ تو نہاتا ہے، نہ آبدست لیتا ہے اور نہ حرام اور حلال کے درمیان تمیز کرتا ہے اور نہ انبیاء کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھتا ہے۔ قصاب کے پاس نجس سے نجس جو چیز بھی بکے، اس کے کھانے سے پرہیز نہیں کرتا ہے۔ اس پر بھی تم ہم سے پوچھتے ہو کہ کیا ہمارے اندر دینداری نہیں ہے؟ کیا حضرت عیسیٰ کی دینداری اور ایمانداری ایسی ہی تھی؟ کیا وہ عدالت کا خرچ لیا کرتے تھے اور بے پیسے لیے کسی کی فریاد نہیں سنتے تھے؟ یا فیصلے چکا کر لوگوں سے دام وصول کرتے تھے؟ یا پیسے جمع کرتے تھے؟ یا پیسے جمع کرنے کا حکم کیا کرتے تھے۔ کیا وہ آپ کھا کر محتاجوں کو دینے سے انکار کرتے تھے؟ اور جس سے فائدہ پاتے تھے اس کے دشمن ہو جاتے تھے؟ کیا وہ محسن کش تھے؟ یا احتلام اور جنابت کا غسل نہیں کرتے تھے یا ایک روز کی نماز پڑھتے تھے اور روزہ مطلق ترک کر دیتے تھے؟ سور اور مردار سب حرام چیزیں کھاتے تھے؟ ڈاڑھی مونچھ منڈوا کر اپنی بغل اور ناف کے بال چھوڑ دیتے تھے اور اپنی ختنہ نہیں کر کے دوسروں کو اس سے منع کرتے تھے؟ اور یہ حکم دیتے تھے کہ اپنی حاملہ عورتوں کو ڈاکٹروں کے ذریعے جنواؤ یا کنسرٹ (Concert) کی شب تمام عورتوں کا بناؤ سنگار کر کے مجلس میں غیر مردوں کے ساتھ نچواتے تھے؟ اور خود بیٹھ کر اس کا تماشا دیکھا کرتے تھے؟ تم سبھوں نے ان سب باتوں کو اختیار کیا اور اس کو اپنا دستور العمل قرار دیا ہے۔ تمہاری اس دینداری اور ایمانداری کے قطع نظر یہ بتاؤ کہ کیا یہ آئین کسی انسان میں تو کیا کسی حیوان تک میں پایا جاتا ہے؟ مثلاً مرغ اپنی مادہ کی طرف کسی دوسرے مرغ کو مائل دیکھتا ہے تو گوارا نہیں کرتا بلکہ اس سے لڑتا ہے۔ اور تم عجیب انسان ہو کہ اپنی بیویوں کو دوسروں مردوں کے سات بغلگیر دیکھ کر نہیں شرماتے بلکہ خوش ہوتے ہو اس لیے کہ عورتیں پھول کی مانند ہیں جو چاہے سو اس کی بُو لیوے۔ افسوس ہے کہ حضرت عیسیٰ نے تو ایسا نہیں فرمایا ہو گا۔ کیونکہ انھوں نے آگے ہی خبر دے رکھی ہے کہ آئندہ جھوٹے معلم آئیں گے اور قسم قسم کی بدعتیں ایجاد کریں گے۔ چنانچہ نیو ٹسٹامنٹ (عہدِ جدید) میں پطرس کے مکتوب کے دوسرے باب میں جھوٹے معلموں کا حال لکھا ہے۔ پہلی سطر سے دوسری سطر تک - یقین ہے کہ تم ان جھوٹے معلموں کے خراب کیے ہوئے ہو اور یہ تمہارے قول و فعل سب گمراہی کے ہیں۔ نام حضرت عیسیٰ کا اور کام تمہارا ہے۔

جب محمد ہادی نے اس طرح کی ایک پرجوش تقریر کی تو گنڈن لاجواب ہو گیا۔ اس نے کہا کل

پادری سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ دوسرے دن وقت مقررہ پر آیا اور کہا کہ نیو ٹسٹامنٹ میں لکھا ہے کہ بدن کی پاکی اور ظاہری عمل کچھ کام کے نہیں ہیں۔ بلکہ دل کی پاکی چاہیے اور اپنے اعتقاد کو درست رکھنا چاہیے۔ ہم لوگ جب سے حضرت عیسیٰ مسیح پر ایمان لے آئے ہیں، تبھی سے ہمارا دل پاک ہو گیا۔ ہم کو بدنی پاکی اور ظاہری عمل کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ اس لیے ہم نے ان دونوں کو چھوڑ دیا۔

محمد ہادی نے اس کا بہت ہی دلنشین جواب دیا اور کہا کہ جس کا ظاہر ناپاک ہو اس کا باطن کب پاک ہو گا؟ اس نے ثابت کیا کہ عمل کے بغیر ایمان مردہ ہے۔ گڈون نے کئی سوالات کیے اور جب ہر ایک سوال کا شافی جواب ملنے لگا تو اسلام کی صداقت اور سچائی اس پر عیاں ہو گئی۔ اس نے اقرار کیا کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ اس کی تمام باتیں حق پر ہیں اور اس نے کہا۔ آج میں اپنے ان عقاید و خیالات سے توبہ کرتا ہوں۔ آئیے مجھے اسلامی کلمہ اور احکام کی تلقین کیجیے۔ یہ کہہ کر گڈون نے اسلام قبول کر لیا اور اس کا نام مرزا ہدایت بیگ رکھا گیا۔